استانبول کا اجلاس

عالمی رابطہ ادب اسلامی...... مسلمان ادیبوں کی ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جس کا قیام ۱۹۸۴ء میں مکہ مکرمہ میں منعقد ہونے والی ایک بین الاقوامی کانفرنس میں عمل میں آیا۔ یہ تصور بنیادی طور پر نامور مسلمان مفکر اور ادیب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (م ۲۰۰۰ء) نے پیش کیا تھا، جسے بہت سے عرب علماء اور ادباء نے پسند کیا تھا، جن میں ڈاکٹر عبدالقدوس ابوصالح اور ڈاکٹر عبدالباسط بدر کے اسمائے گرامی سرفہرست ہیں۔

۱۹۸۵ء میں لکھنؤ کے مقام پر ہونے والے مسلمان علماء اور ادباء کے بین الاقوامی اجتماع میں مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کو اس کا تاحیات صدر منتخب کرلیا گیا اور رابطہ کے دو بڑے مکاتب...... مکتب برائے عرب ممالک اور ''مکتب برائے جنوب مشرقی ایشیا'' قائم کیے گئے۔

۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء میں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے انتقال پر ان کے شاگرد رشید اور ان کے فکر سے بے حد متاثر ڈاکٹر عبدالقدوس ابوصالح کو مولانا کی جگہ رابطے کا مرکزی صدر اور مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کو نائب صدر اول اور صدر مکتب برائے جنوبی مشرقی ایشیا اور ڈاکٹر عبدالباسط بدر کو نائب صدر دوم اور صدر مکتب برائے عرب ممالک منتخب کیا گیا...... اس وقت بھی یہی تینوں حضرات مذکورہ بالا مرکزی مناصب پر کام کررہے ہیں۔

اس وقت رابطہ کے دفاتر گیارہ اسلامی ملکوں میں قائم ہیں۔ جن میں بھارت، پاکستان، بنگلہ دیش، سعودی عرب، مصر، شام، کویت، سوڈان، مراکش، اردن، ملائیشیا اور ترکی شامل ہیں...... ہر دفتر کا صدر اور مکتب میں سو سے زیادہ ارکان ہونے کی صورت میں نائب صدر ''مجلس امناء'' کے رکن تصور ہوتے ہیں...... جس کا اجلاس ہر سال کسی نہ کسی اسلامی ملک میں انعقاد پذیر ہوتا ہے۔

پاکستان میں رابطے کی تاسیس ۱۹۹۶ء میں عمل آئی...... ڈاکٹر ظہور احمد اظہر اس کے پہلے صدر قرار

پائے......اس تنظیم کو یہ شرف حاصل ہے کہ ۱۹۹۷ء میں اس کی دعوت پر مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے پاکستان کا اپنا آخری سفر کیا اور لاہور میں ایک ہفتہ قیام فرمایا اور لاہور میں رابطہ کے اجلاس سے بطور مہمان خصوصی خطاب فرمایا۔

۲۰۰۳ء سے مولانا فضل الرحیم اس کے صدر ہیں......اور راقم الحروف کو اس تنظیم میں نائب صدر کی ذمہ داریاں تفویض کی گئی ہیں۔

عالمی رابطہ ادب اسلامی کی مجلس امناء کے فیصلے کے مطابق اس سال ''مجلس امناء'' کا اجلاس عالم اسلام کے معروف ترین شہر اور ترکی کے ثقافتی اور فکری مرکز......استانبول میں ہونا قرار پایا...... یہ بھی طے ہوا کہ مجلس امناء کے اجلاس سے قبل ''المؤتمر العامہ'' کا اجلاس ہوگا، جس میں دنیا بھر سے ادیب اور شاعر شرکت کریں گے......اس کا موضوع ''ادب اسلامی کی ترویج واشاعت میں میڈیا کا کردار'' تھا......

یہ مؤتمر (کانفرنس) ۱۳۔۱۵ اگست ۲۰۰۸ء کو استانبول میں منعقد ہوئی، اس کا افتتاحی اجلاس استانبول بلدیہ کے مرکزی ہال میں منعقد ہوا، جس میں بلدیہ کے رئیس نے عالمی رابطہ ادب اسلامی کے مہمانوں کو استقبالیہ پیش کیا۔

مجلس امناء کا اجلاس ۱۶ اگست سے منعقد ہونا تھا......طبیعت کی خرابی کی بنا پر مولانا فضل الرحیم اجلاس میں شرکت نہ کر سکے اور راقم الحروف کو پاکستانی مکتب کی نمائندگی کرنا پڑی...... اجلاس میں بھارت، بنگلہ دیش اور ملائیشیا کے وفود شرکت نہ کر سکے۔ ان کے علاوہ باقی نو ملکوں کے مندوبین اجلاس میں شریک ہوئے۔ یہ اجلاس ''گولڈن ہلز'' نامی ہوٹل میں جو بلدیہ فاتح میں واقع ہے، منعقد ہوا۔ تین دنوں میں تقریباً چھ اجلاس ہوئے۔ روزانہ دو دو اجلاس ہوتے تھے......صبح کا اجلاس ۱۰ بجے سے ۳ بجے سہ پہر تک اور شام کا شام چھ بجے سے رات نو بجے تک جاری رہتا۔

مجلس امناء کے اس سیمینار میں دنیا بھر میں قائم عالمی رابطہ ادب اسلامی کے دفاتر کی طرف سے ادب اسلامی کی ترویج واشاعت کے سلسلے میں ہونے والے کام کا جائزہ لیا گیا، جب کسی مکتب کی طرف سے رپورٹ پیش کی جاتی تو اس پر رابطہ کے دوسرے مکاتب کی طرف سے اعتراضات، سفارشات اور تجاویز وغیرہ کی روشنی میں گھنٹوں بحث ہوتی، یہ تمام تجاویز اور سفارشات، مجلس امناء کی قراردادوں اور

تجاویز کی صورت میں مرتب کر لی گئیں......اس رپورٹ میں رابطہ کی سطح پر ہونے والی تمام ادبی، علمی اور شعری سرگرمیوں کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

مکتب پاکستان کی طرف رپورٹ پیش کرنے کی سعادت راقم الحروف کو حاصل ہوئی، جس پر دوسرے مکاتب کی طرف سے سامنے آنے والی تجاویز وسفارشات پر تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے بحث ہوئی، مجموعی طور پر کارکردگی کو بحمد اللہ سراہا گیا۔ صدر رابطہ نے مکتب پاکستان کی کوششوں کو خصوصاً اس کی طرف سے عالمی رابطہ ادب اسلامی کا تعارف (تعریف: برابطة الادب الاسلامی) کے اردو اور انگریزی ترجموں کی اشاعت کو بے حد سراہا اور اجلاس کی کارروائی روک کر مولانا فضل الرحیم کی صحت کے لیے دعا کروائی.

۱۸۔ اگست کو دوپہر کا اجلاس جاری تھا کہ شام سے آئے ہوئے رابطہ ادب اسلامی کے مندوب ڈاکٹر محمود نے کارروائی کے دوران راقم الحروف کو جنرل پرویز مشرف کے مستعفی ہو جانے پر مبارک باد دی۔ جس پر دوسرے مندوبین نے بھی اظہار خیال کیا، وہ غالباً یہ خبر بی بی سی سے سن کر آئے تھے۔ اس وقت یہ تجویز زیر بحث تھی کہ آئندہ سال کو القدس سے عملی حمایت کا سال قرار دیا جائے اور اس اہم ترین مسئلے پر کانفرنسیں اور سیمی نار منعقد کیے جائیں، یہ تجویز بحمد اللہ منظور کر لی گئی۔

مجلس امناء میں بعض مکاتب کی سالانہ گرانٹ میں اضافہ کیا گیا...... جب کہ طے ہوا کہ ہر مکتب اپنے دفتر میں کمپیوٹر، پرنٹر، عام کیمرے اور ڈیجیٹل کیمرے کی موجودگی کو یقینی بنائے گا۔ یہ بھی طے ہوا کہ مجلس امناء کا آئندہ اجلاس قاہرہ میں ہوگا جہاں مسرحیہ (ڈرامے) پر بین الاقوامی مؤتمر بھی ہوگی۔ اس موقع پر مرکزی صدر ڈاکٹر عبد القدوس ابو صالح نے پاکستان کے ادباء اور اراکین رابطہ کے لیے اپنا پیغام بھی ریکارڈ کروایا۔ جس کا ترجمہ اسی شمارے میں شامل ہے۔

ڈاکٹر محمود الحسن عارف